

سماجی علوم
ہندوستان اور عصری دنیا-II
دسویں جماعت کے لیے تاریخ کی درسی کتاب

© NCERT Not to be Republished

© NCERT Not to be Republished

سماجی علوم

ہندوستان اور عصری دنیا-II

دسویں جماعت کے لیے تاریخ کی درسی کتاب



5015



جامعہ ملیہ اسلامیہ



نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ

विद्यया ऽ मृतमश्नुते



एन सी ई आर टी
NCERT

پہلا اردو ایڈیشن

اکتوبر 2007 کار تک 1929

دیگر طباعت

جنوری 2013 پوش 1934

مئی 2015 ویشاکھ 1937

اگست 2019 بہادر پد 1941

نومبر 2019 اکھن 1941

PD 4.5T SPA

© نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ، 2007

قیمت: 125.00

جملہ حقوق محفوظ

- ناشر کی پہلے سے اجازت حاصل کیے بغیر، اس کتاب کے کسی بھی حصے کو دوبارہ پیش کرنا، یادداشت کے ذریعے بازیافت کے سسٹم میں اس کو محفوظ کرنا یا برقیاتی، میکانیکی، فوٹو کاپنگ، ریکارڈنگ کے کسی بھی وسیلے سے اس کی تزیین کرنا منع ہے۔
- اس کتاب کو اس شرط کے ساتھ فروخت کیا جا رہا ہے کہ اسے ناشر کی اجازت کے بغیر، اس شکل کے علاوہ جس میں کہ یہ چھاپی گئی ہے یعنی، اس کی موجودہ جلد بندی اور سرورق میں تبدیلی کر کے، تجارت کے طور پر نہ تو مستعار دیا جاسکتا ہے، نہ دوبارہ فروخت کیا جاسکتا ہے، نہ کرایہ پر دیا جاسکتا ہے اور نہ ہی تلف کیا جاسکتا ہے۔
- کتاب کے صفحہ پر جو قیمت درج ہے وہ اس کتاب کی صحیح قیمت ہے۔ کوئی بھی نظر ثانی شدہ قیمت چاہے وہ برقی مہر کے ذریعے یا چھاپی یا کسی اور ذریعے ظاہر کی جائے تو وہ غلط تصور ہوگی اور ناقابل قبول ہوگی۔

این سی ای آر ٹی کے پبلی کیشن ڈویژن کے دفاتر

این سی ای آر ٹی کی پیس

سری اروندو مارگ

نئی دہلی - 110016 فون 011-26562708

108,100 فٹ روڈ ہوسٹلے کیرے نیلی

ایکسٹینشن بناشکری III اسٹیج

پٹنگورو - 560085 فون 080-26725740

نوجیون ٹرسٹ بھون

ڈاک کھر، نوجیون

احمد آباد - 380014 فون 079-27541446

سی ڈبلیو سی کی پیس

بمقابل ڈھانگل بس اسٹاپ، پانی ہاٹی

کوکاتا - 700114 فون 033-25530454

سی ڈبلیو سی کیمپلکس

مالی گاؤں

گواہاٹی - 781021 فون 0361-2674869

اشاعتی ٹیم

ہیڈ پبلی کیشن ڈویژن : انوپ کمار راجپوت

چیف ایڈیٹر : شبوینا پٹیل

چیف پروڈکشن آفیسر : ارون چتکارا

چیف بزنس منیجر : بباش کمار داس

ایڈیٹر : سید پرویز احمد

پروڈکشن اسٹنٹ : راجیش پٹیل

سرورق اور ڈیزائن : کارٹو گرافی

پارتھوی شاہ : کے ورگیس

شرینی رائے اور شیوراج پاترا

این سی ای آر ٹی واٹر مارک 80 جی ایس ایم کاغذ پر شائع شدہ

ہرش کمار، سکریٹری، نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ،

شری اروندو مارگ، نئی دہلی نے شری ورنداون گرافکس پرائیویٹ

لمیٹڈ E-34 سیکٹر 7، نویڈا-201301 میں چھپوا کر پبلی کیشن

ڈویژن سے شائع کیا۔

’قومی درسیات کا خاکہ — 2005‘ میں سفارش کی گئی ہے کہ بچوں کی اسکول کی زندگی، ان کی باہر کی زندگی سے ہم آہنگ ہونی چاہیے۔ یہ زاویہ نظر، کتابی علم کی اس روایت کی نفی کرتا ہے جس کے باعث آج تک ہمارے نظام میں گھر اور سماج کے درمیان فاصلے حائل ہیں۔ نئے قومی درسیات کے خاکے پر مبنی نصاب اور درسی کتابیں اسی بنیادی خیال پر عمل آوری کی ایک کوشش ہے۔ اس کوشش میں مختلف مضامین کو ایک دوسرے سے الگ رکھنے اور رٹ کر پڑھنے کے طریقہ کار کی حوصلہ شکنی بھی شامل ہے۔ ہمیں امید ہے کہ ان اقدامات سے قومی تعلیمی پالیسی 1986 میں مذکور ’تعلیم کے طفل مرکز نظام‘ کی طرف مزید پیش رفت ہوگی۔

اس کوشش کی کامیابی کا انحصار اس پر ہے کہ اسکولوں کے پرنسپل اور اساتذہ بچوں میں اپنے تاثرات خود ظاہر کرنے اور ذہنی سرگرمیوں اور سوالوں کے ذریعے سیکھنے کی ہمت افزائی کریں۔ ہمیں یہ ضرور تسلیم کرنا چاہیے کہ بچوں کو اگر موقع، وقت اور آزادی دی جائے تو وہ بڑوں سے حاصل شدہ معلومات سے وابستہ ہو کر، نئی معلومات مرتب کرتے ہیں۔ آموزش کے دوسرے ذرائع اور محل وقوع کو نظر انداز کرنے کے بنیادی اسباب میں سے ایک اہم سبب مجوزہ درسی کتاب کو امتحان کے لیے واحد ذریعہ بنانا ہے۔ بچوں کے اندر تخلیقی صلاحیت اور پیش قدمی کے رجحان کو فروغ دینا اسی وقت ممکن ہے جب ہم آموزشی عمل میں بچوں کو بحیثیت شریک کا قبول کریں اور ان سے اسی طرح پیش آئیں۔ انھیں محض مقررہ معلومات کا پابند نہ سمجھیں۔

یہ مقاصد اسکول کے معمولات اور طریقہ کار میں معقول تبدیلی کا مطالبہ کرتے ہیں۔ روزمرہ نظام الاوقات (Time-Table) میں لچھلا پن اسی قدر ضروری ہے جتنی کہ سالانہ کیلنڈر کے نفاذ میں سخت محنت کی تاکہ مطلوبہ ایام کو حقیقتاً تدریس کے لیے وقف کیا جاسکے۔ تدریس اور اندازہ قدر کے طریقوں سے بھی اس امر کا تعین ہوگا کہ یہ درسی کتاب، بچوں میں ذہنی تناؤ اور اکتاہٹ کا ذریعہ بننے کے بجائے ان کی اسکولی زندگی کو خوش گوار بنانے میں کس حد تک موثر ثابت ہوتی ہے۔ نصابی بوجھ کے مسئلے کو حل کرنے کے لیے نصاب سازوں نے مختلف سطحوں پر معلومات کی تشکیل نو اور اسے نیا رخ دینے کی غرض سے بچوں کی نفسیات اور تدریس کے لیے دستیاب وقت پر زیادہ سنجیدگی کے ساتھ توجہ دی ہے۔ اس مخلصانہ کوشش کو مزید بہتر بنانے کے لیے یہ درسی کتاب سوچنے اور محسوس کرنے کی تربیت، چھوٹے گروپوں میں بحث و مباحثہ کرنے اور عملاً انجام دی جانے والی سرگرمیوں کو زیادہ اولیت دیتی ہے۔

این سی ای آر ٹی اس کتاب کے لیے تشکیل دی جانے والی ’کمٹی برائے درسی کتاب‘ کی مخلصانہ کوششوں کی شکر گزار ہے۔ کونسل سوشل سائنس کے مشاورتی گروپ کے چیئر پرسن پروفیسر ہری واسودیون اور اس کتاب کے خصوصی صلاح کار پروفیسر نیلا دری بھٹا چاریہ کی ممنون ہے۔ اس درسی کتاب کی تیاری میں جن اساتذہ نے حصہ لیا، ہم ان کے متعلقہ اداروں کے بھی شکر گزار ہیں۔ ہم ان سب ہی اداروں اور تنظیموں کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے اپنے وسائل، مآخذ اور عملے کی فراہمی میں فراخ دلی کا ثبوت دیا۔ ہم وزارت برائے فروغ انسانی وسائل کے شعبہ برائے ثانوی اور اعلیٰ ثانوی تعلیم کی جانب سے پروفیسر مرنا ل مری اور پروفیسر جی۔ پی۔ دیش پانڈے کی سربراہی میں تشکیل شدہ نگرانی کمیٹی (مانیٹرنگ کمیٹی) کے اراکین کا بھی خصوصی شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے اپنا قیمتی وقت اور تعاون ہمیں دیا۔ ہم اس نصابی کتاب کے اردو ترجمے کی

ذمے داری بخوبی انجام دینے کے لیے جامعہ ملیہ اسلامیہ نئی دہلی کے شکرگزار ہیں، خاص طور پر جامعہ ملیہ اسلامیہ کے وائس چانسلر پروفیسر مشیر الحسن اور محترمہ رخشندہ جلیل کے ممنون اور شکرگزار ہیں جنہوں نے مرکز برائے جواہر لعل نہرو اسٹڈیز، جامعہ ملیہ اسلامیہ کے آؤٹ ریچ پروگرام کے ذریعے اس عمل میں رابطہ کار کے فرائض بخوبی انجام دیے۔ کونسل اس کتاب کے اردو ترجمے کے لیے پروفیسر مسعود الحق کی شکرگزار ہے۔ باضابطہ اصلاح اور اپنی اشاعت کے معیار کو مسلسل بہتر بنانے کے مقصد کی پابند ایک تنظیم کے طور پر این سی ای آر ٹی تمام مشوروں اور آرا کا خیر مقدم کرتی ہے تاکہ کتاب کو مزید غور و فکر کے بعد اور زیادہ کارآمد اور باہمی بنایا جاسکے۔

ڈائریکٹر

نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ

نئی دہلی

20 نومبر 2006

© NCERT Not to be Republished

کمپٹی برائے درسی کتب

چیئر پرسن، مشاورتی کمیٹی برائے سماجی علوم کی درسی کتاب برائے ثانوی سطح
ہری واسودیون، پروفیسر، شعبہ تاریخ کلکتہ یونیورسٹی، کولکتہ

خصوصی صلاح کار

نیلا درمی بھٹا چاریہ، پروفیسر، سینٹر فار ہسٹاریکل اسٹڈیز، اسکول آف سوشل سائنسز، جواہر لال نہرو یونیورسٹی، نئی دہلی

اراکین

برج تکھا، پروفیسر، ڈپارٹمنٹ آف ایسٹ ایشین اسٹڈیز، دہلی یونیورسٹی، دہلی
جی۔ بالا چندر، پروفیسر، گریجویٹ انسٹی ٹیوٹ آف انٹرنیشنل اسٹڈیز، چینوا
جاگنی نائر، پروفیسر، سینٹر فار اسٹڈیز ان سوشل سائنسز، کولکتہ
مونیکا گھنچیا، پروفیسر، ماریا گوپبرٹ میٹرگیسٹ پروفیسر، Historisches Seminar، یونیورسٹی آف ہونوور، جرمنی
پی۔ کے۔ دتا، پروفیسر، سینٹر فار اسٹڈیز ان سوشل سائنسز، کولکتہ
رشی پالیوال، ایٹکویہ، ہوشنگ آباد
ریکھا کرشنن، ہیڈ آف سینٹر اسکول، وسنت ویلی اسکول، نئی دہلی
سیکھر بندھوپادھیائے، پروفیسر، فیکلٹی آف ہیومنٹیٹیز اینڈ سوشل سائنسز، وکٹوریہ یونیورسٹی آف ویلینگٹن، نیوزی لینڈ
شکلا سانیا، پروفیسر، ڈپارٹمنٹ آف ہسٹری، جادھو پور یونیورسٹی، کولکتہ
تنیکا سرکار، پروفیسر، سینٹر فار ہسٹاریکل اسٹڈیز، جواہر لال نہرو یونیورسٹی، نئی دہلی
اودے کمار، پروفیسر، سینٹر فار اسٹڈیز ان سوشل سائنسز، کولکتہ

ممبر کوآرڈینیٹر

کرن دیوندر، پروفیسر، ڈپارٹمنٹ آف ایلمنٹری ایجوکیشن، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی

بھارت کا آئین

تمہید

ہم بھارت کے عوام متانت و سنجیدگی سے عزم کرتے ہیں کہ بھارت کو ایک مقتدر، سماج وادی، غیر مذہبی عوامی جمہوریہ بنائیں اور اس کے تمام شہریوں کے لیے حاصل کریں۔

انصاف سماجی، معاشی اور سیاسی

آزادی خیال، اظہار، عقیدہ، دین اور عبادت

مساوات بہ اعتبار حیثیت اور موقع اور ان سب میں

اخوت کو ترقی دیں جس سے فرد کی عظمت اور قوم کے اتحاد اور

سالمیت کا یقین ہو۔

اپنی آئین ساز اسمبلی میں آج چھبیس نومبر 1949ء کو یہ آئین ذریعہ

ہذا اختیار کرتے ہیں، وضع کرتے ہیں اور اپنے آپ پر نافذ کرتے ہیں۔

1- آئینی (بیالیسویں ترمیم) ایکٹ، 1976 کے سیکشن 2 کے ذریعہ "مقتدر عوامی جمہوریہ" کی جگہ (1977-1-3 سے)

2- آئینی (بیالیسویں ترمیم) ایکٹ، 1976 کے سیکشن 2 کے ذریعہ "قوم کے اتحاد" کی جگہ (1977-1-3 سے)

اظہارِ تشکر

یہ کتاب بہت سے مؤرخین، اساتذہ اور ماہرین کی کاوشوں کا نتیجہ ہے۔ ہر باب کو لکھنے، اس پر بحث کرنے اور نظر ثانی کرنے میں مہینوں لگے ہیں۔ ہم ان سب لوگوں کا شکر یہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے ان بحث مباحثوں میں حصہ لیا۔

متعدد لوگوں نے کتاب کے ابواب پڑھے اور مدد کی۔ ہم مانیٹرنگ کمیٹی کے اراکین کے خاص طور پر مشکور ہیں جنہوں نے مسودے پر اپنی رائے دیں۔ کم کم رائے نے متن میں بہت سی تبدیلیاں تجویز کیں۔ ارونما، گوتم بھدرا، سپریا چودھری جینیٹی چٹوپادھیائے، سنگیتا راج، سمبودھاسین، لکشمی سبرانیم، اے آروینکلا چلاپتھی، ٹی۔ آر۔ ریش پیری، جی۔ سی۔ ایس۔ ویٹکنشورن اور ساہانہ نے باب II میں مدد کی۔ پرشوتم اگروال نے ہندی ناول کے حصوں کے لکھنے میں مدد دی۔ باب III کے لیے دیتنامی متن کا ترجمہ نلکن کوک این نے کیا۔

کتاب کی تصویروں کا کام متعدد اداروں اور بہت سے لوگوں کی معاونت کے بغیر ناممکن تھا۔ دی لائبریری آف کانگریس پرنٹس اینڈ فوٹوگرافس ڈیویژن؛ رابندر بھون فوٹو آرکائیوز، وشوا بھارتی یونیورسٹی، شانتی تلکین؛ فوٹو آرکائیوز، امریکن ایسوسی، نئی دہلی؛ اندرا گاندھی نیشنل سنٹر فار دی آرٹس، نئی دہلی؛ نیشنل مینوسکرپٹس مشن لائبریری، نئی دہلی؛ سنٹر فار اسٹڈیز ان سوشل سائنسز، کولکاتا؛ اشوتوش کلکشن آف دی نیشنل لائبریری، کولکاتا؛ روجا مٹھیا ریسرچ لائبریری ٹرسٹ، چنئی؛ انڈیا کلکشن، انڈیا انٹرنیشنل سینٹر؛ آرکائیوز آف انڈین لیبر، وی وی گری نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف لیبر، نئی دہلی؛ فوٹو آرکائیوز، یونیورسٹی آف ویسٹ انڈیز، ترینڈاڈ؛ جیونندر اینڈ جونا جین نے بصری شبیہوں کے اپنے کلکشن سے فیض حاصل کرنے کی اجازت دی۔ یہ کلکشن اب CIVIC آرکائیوز میں موجود ہیں۔ پارتھیو شاہ نے بھی اپنے کلکشن سے بہت سی تصویریں دیں۔ پربھو مہاپاترا نے بندھوا مزدوروں کی تصویریں فراہم کیں۔ مظفر عالم نے شکا گولا لائبریری سے مواد فراہم کیا، پراساک چکرورتی نے کینٹ لائبریری سے تصویریں نقل کر کے بھیجیں۔ انیس وناک اور پرتھو شیل نے نئی دہلی میں تصویروں کی تحقیق کی۔

شالنی ایڈوانی نے متعدد بار ایڈیٹنگ کی اور اس بات کو یقینی بنایا کہ متن بچوں کی دست رس میں رہے۔ شیاما وارز نے متن کی بہت سی غلطیوں اور کمیوں کی نشاندہی کی۔ پروجیکٹ میں ان دونوں کی انتہائی لگن کے لیے ہم ان کے شکر گزار ہیں۔ ہم نے ہر اس فرد کا شکر یہ ادا کرنے کی کوشش کی ہے جس نے کسی طرح بھی ہماری مدد کی ہے۔ لیکن پھر بھی اگر نادانستہ کوئی نام رہ گیا ہو تو اس کے لیے معافی کے خواستگار ہیں۔

اس کتاب کی تیاری کے لیے کونسل اسسٹنٹ ایڈیٹر محمد اکبر اور حسن البتاء، پروف ریڈر شبنم ناز، ڈی ٹی پی آپریٹرز شامکہ فاطمہ، فلاح الدین فلاحی، محمد وزیر عالم اور زگس اسلام اور کمپیوٹر اسٹیشن انچارج پرس رام کوشک کی تہہ دل سے شکر گزار ہے۔

ادارے اور فوٹو آرکائیو

آرکائیو آف انڈین لیبر، وی وی گری نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف لیبر
آشوتوش کلکشن آف دی نیشنل لائبریری، کولکاتہ
کلکشن جیونندر اور جوٹا چین، CIVIC آرکائیو
لائبریری آف کانگریس پرنٹس اینڈ فوٹو گرافی ڈویژن
مینواسکرپٹ مشن کلکشن
فوٹو آرکائیو، امریکن لائبریری، نئی دہلی
فوٹو آرکائیو، یونیورسٹی آف ویسٹ انڈیز، تریونڈاڈ
پبلی کیشن ڈویژن، مسٹری آف انفارمیشن اینڈ براڈ کاسٹنگ
روجا متھیاری سرچ لائبریری ٹرسٹ، چنائی
ساہتیا اکادمی، کولکاتہ

رسائل

دی اسٹریٹ لندن نیوز
الاسٹریٹ ٹائمز
انڈین چارویواری
گرافک

کتابیں

بریکن، جان اور پارٹھیوشاہ کی تصنیف Working the Mill No More
چودھری، کے۔ این۔ کی تصنیف Trade and Civilization in the Indian Ocean
دویدی، شادرا اور راہل مہروترا کی تصنیف Bombay: The City within
اوینسن نورما کی تصنیف The Word is Scared; Scared is the Word
ہال، پیٹر کی تصنیف Cities of Tommorrow: An intellectual History of Urban Planning
and the Designing in the Twentieth Century
ہاروی، ڈیوڈ کی تصنیف Paris : Capital of Modernity
جوئس، جی۔ ایس کی تصنیف Outcast London: A Study in the Relationship between
classes in Viltorian Society
کارنو، اسٹیل کی تصنیف Vietnam : A History
روہے، پیٹر کی تصنیف Gandhi
سینٹ رچرڈ کی تصنیف Flash and stone: The Body and the City in Western Civilisation
اور The Golden Shoe: Building Singapore's Financial District

تعارف

ہم ایک ایسی دنیا میں رہتے ہیں جہاں قوموں کا وجود ایک تسلیم شدہ حقیقت ہے، ہم دیکھتے ہیں کہ لوگ قوموں سے جڑے ہوتے ہیں اور قومیت رکھتے ہیں اور پھر یہ فرض کر لیتے ہیں کہ اپنائیت اور تعلق کا یہ سلسلہ ہمیشہ سے چلا آ رہا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ قوم اور ملک ایک ہی چیز ہیں اور دونوں اصطلاحیں ایک دوسرے کی مترادف ہیں۔ ہم ان کے درمیان کوئی فرق نہ کرتے ہوئے دونوں اصطلاحات کو ہم معنی سمجھتے ہیں۔ ہم ملکوں کو ایسے متحدہ وجود سمجھتے ہیں جن کی بین الاقوامی سرحدیں متعین اور علاقے مقرر ہوتے ہیں ان کی ایک قومی زبان ہوتی ہے اور ایک مرکزی حکومت۔

پھر بھی اگر ہم پیچھے کی طرف لوٹیں اور اٹھارہویں صدی کے وسط میں پہنچ کر قوموں کی وہی تصویر ڈھونڈیں جو آج ہے تو ہمیں مایوسی ہوگی اور اگر ہم لوگوں سے ان کی قومیت یا قومی شناخت کے بارے میں سوال کریں تو وہ ہمارے سوالوں کو سمجھ بھی نہ پائیں گے کیونکہ اُس زمانے میں قومیں موجودہ صورت میں نہیں ہوتی تھیں۔ لوگ سلطنتوں، چھوٹی چھوٹی ریاستوں، جاگیروں اور تعلقوں میں رہتے تھے قوموں کی حیثیت سے نہیں۔ مشہور مورخ Eric Hobsbawn نے کہا تھا کہ جدید قوموں کے بارے میں سب سے اہم بات ان کی جدیدیت ہے۔ موجودہ قوم کے وجود کی تاریخ 250 سال سے زیادہ پرانی نہیں ہے۔

قوم کے جدید تصور کی ارتقا کیسے ہوئی؟

اور عوام نے خود کو ایک قوم سے منسلک دیکھنا کیسے شروع کیا؟

قوم سے تعلق کے احساس کا ارتقاء ایک مخصوص مدت کا مرہون منت ہے۔ اس کتاب کے پہلے دو ابواب (حصہ اول) اس ارتقا کی تاریخ سے بحث کریں گے۔ آپ کو پتہ چلے گا کہ کس طرح نیشنلزم یا قومیت کے تصور نے یورپ میں فروغ پایا اور مختلف عملداریاں اور علاقے ایک دوسرے میں ضم ہوئے اور قومی حکومتیں قائم ہوئیں۔ یہ کئی دہائیوں پر مشتمل ایک ایسا عمل تھا جس میں کئی جنگیں اور انقلاب، کئی نظریاتی تصادم اور سیاسی تنازعات کی کارفرمائی تھی۔ یورپ کی بات کرنے (باب I) کے بعد ہماری نظر ہندوستان (باب II) میں قومیت کے فروغ پر ہوگی۔ جہاں پر قومیت کی تشکیل نو آبادیاتی سامراج مخالف تجربے نے کی تھی۔ یہ آپ کو یہ سمجھنے میں مدد دے گا کہ نوآبادیاتی ممالک میں قومیت متضاد نظریات کی عظمت کا اعتراف کرتے ہوئے کس طرح متنوع انداز سے فروغ پاسکتی ہے اور اسے جدوجہد کے مختلف طریقوں سے کیوں کر مربوط کیا جاسکتا ہے۔ اور ساتھ ہی الگ الگ جدوجہد کے میدان میں کس طرح سے پروان چڑھ سکتی ہے۔

ان ابواب میں قومیت کی کہانی کئی سطحوں پر آگے بڑھے گی۔ آپ یقیناً گیوپیسی مازینی (Giuseppe Mazzini) اور مہاتما گاندھی جیسے عظیم رہنماؤں کے بارے میں پڑھیں گے۔ لیکن ہم قومیت کو محض اہم رہنماؤں کے قول و فعل یا ان واقعات سے نہیں سمجھ سکتے جن کی انھوں نے قیادت کی یا جن میں انھوں نے حصہ لیا۔ اس کے لیے ہمیں عام آدمی کے حوصلوں، آرزوؤں اور ان کی سرگرمیوں پر بھی نظر ڈالنی ہوگی اور یہ بھی دیکھنا ہوگا کہ قومیت کے جذبے کا اظہار روزمرہ کے چھوٹے چھوٹے واقعات میں کس طرح ہوتا ہے اور یہ کہ بظاہر غیر مماثل اور بے تعلق تحریکات اس کی صورت گری میں کیا کردار ادا کرتی ہیں۔ یہ سمجھنے کے لیے کہ قومیت کا تصور

کس طرح پھیلتا ہے ہمیں صرف یہی نہیں دیکھنا ہوگا کہ رہنماؤں نے کیا کہا بلکہ اس حقیقت پر بھی نظر ڈالنی ہوگی کہ عوام نے ان کی باتوں کو کس طرح سے سمجھا اور کس طرح ان کی تاویل کی۔ اگر ہم یہ سمجھنا چاہیں کہ عوام نے کس طرح خود کو قوم سے منسلک سمجھنا شروع کیا تو پھر ہمیں نہ صرف ان سیاسی واقعات پر نظر ڈالنی ہوگی جو طریقہ کار کے ناقد تھے بلکہ یہ بھی دیکھنا ہوگا کہ قومیت کا جذبہ اور احساس فن کاروں اور ادیبوں کی تخلیقات میں کس طرح ظاہر ہوا۔

دوسرے حصے میں ہماری توجہ اقتصادی صورت حال اور روزگار کی جانب ہوگی پچھلے برس آپ نے اُن جانور چرانے والے اور جنگل میں رہنے والے گروہوں کے بارے میں پڑھا تھا جن کے بارے میں خیال ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں جو سرد و گرم زمانہ سے اپنے کوچہ کوچا کر لائے ہیں جب کہ حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ اس نئی دنیا کا ہی حصہ ہیں جس میں ہم رہتے ہیں۔ اس سال ہم اپنی توجہ کو جدیدیت کی تین علامتوں — عالمگیریت (globalization) صنعت کاری (industrialization) اور شہری زندگی (urbanization) — پر مرکوز کریں گے اور ان کی تاریخ کے مختلف پہلوؤں پر نظر ڈالیں گے۔

باب IV میں آپ دیکھیں گے کہ عالمگیر دنیا کس طرح ایک طویل اور پیچیدہ تاریخ سے وجود میں آئی۔ زمانہ قدیم سے یا تریوں، تاجروں اور مسافروں نے ساز و سامان، مہارتوں اور معلومات کے خزانوں کے ساتھ لقمہ و دق فاصلے طے کیے ہیں اور سماجوں کو ایک دوسرے سے ایسے طریقوں سے جوڑا ہے کہ جن کے عواقب اکثر متضاد بھی ثابت ہوئے۔ ایشیا خورد و نوش اور مختلف اقسام کے پودوں کی نسلیں ایک علاقے سے دوسرے علاقے میں خوب پھیلیں، معلومات اور ذائقوں کے ساتھ ساتھ بیماریاں اور اموات بھی ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوئیں۔ جب مغربی طاقتیں نام و نہاد تہذیب کا علم لے کر افریقہ میں دور دراز علاقوں تک گئیں تو قیمتی دھاتیں اور غلام امریکہ اور یورپ لے جائے گئے اور جب کیری بیٹن جزیروں میں عالمی منڈی کے لیے کافی اور گنے کی کاشت کی جانے لگی تو اس کے ساتھ ہی کاشت کے لیے مزدوروں کی فراہمی کو یقینی بنانے کی خاطر چین اور ہندوستان میں بندھوا مزدوروں کا جابر نظام معرض وجود میں آیا۔

تیسرا حصہ آپ کو طباعت کے تاریخی ارتقا سے متعارف کرائے گا۔ آج جب ہمارے چاروں طرف چھپی ہوئی چیزوں کا انبار ہے یہ تصور کرنا ہمارے لیے مشکل معلوم ہوتا ہے کہ ایک ایسا زمانہ بھی گزرا ہے جب لوگ طباعت سے واقف بھی نہیں تھے۔ باب VII ہمیں بتائے گا کہ معاصر دنیا کی تاریخ چھاپے خانے اور طباعت کے ارتقا سے کتنا قریبی تعلق رکھتی ہے آپ دیکھیں گے کہ طباعت نے کس طرح معلومات، نظریات، بحث و تہیص، تبادلہ خیال پروپیگنڈہ اور ادب کی متعدد نئی ہیئتوں کو پھیلنے اور پھیلانے میں کتنی مدد کی ہے اور ادب کی متنوع اصناف کو متعارف کرایا۔

جب ہم اپنے روزمرہ کے ان موضوعات پر تبادلہ خیال کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ تاریخ کس طرح ہمیں دنیا کی بظاہر غیر اہم چیزوں پر غور و فکر کی دعوت دیتی ہے۔

نیلا درمی بھٹا چاریہ

خصوصی صلاح کار



v

پیش لفظ

xi

تعارف

حصہ اول: واقعات اور عمل

3

باب I : یورپ میں قوم پرستی کا عروج

29

باب II : قوم پرستی ہندوستان میں

حصہ دوم : ذریعہ معاش، اقتصادیات اور سوسائٹی

53

باب III : ایک عالمگیر دنیا کا بننا

79

باب IV : صنعتیت کا عہد



حصہ سوم : روزمرہ زندگی، کلچر اور سیاست

105

باب V : پرنٹ کلچر اور جدید (ماڈرن) دنیا





برائے توسیعی مطالعہ

آپ درج ذیل اسباق پر QR Code کے ذریعے پہنچ سکتے ہیں؛

- ◆ انڈو-چائنا میں نیشنلسٹ تحریک
- ◆ کام، زندگی اور فرصت کے اوقات
- ◆ ناول، سماج اور تاریخ

یہ اسباق اس کتاب کے پچھلے ایڈیشن میں شائع ہوتے تھے، جب کہ اب یہ توسیعی مطالعہ کے لیے ڈیجیٹل موڈ میں فراہم کیے جا رہے ہیں۔